Lesson 13: Ale Imraan (Ayaat 156 - 168): Day 161

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان کی تفسیر

يٰٓاَيُّهَا	
يٰٓاَيُّهَا	
اے	
مومنو! اُن	

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا									
الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا	تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	قَالُوْا	لِاِخْوَانِهِمْ	اِذَا
لوگو جو	ایمان لائے ہو	مت	ہو	مانند ان لوگوں کے کہ	کافر ہوئے	اور	کہنے لگے	اپنے بھائیوں کو	جس وقت

لوگوں جیسے نہ ہونا جو کفر کرتے ہیں اور ان کے (مسلمان) بھائی جب (اللہ کی راہ میں) سفر کریں (اور مر جائیں)

ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا										
ضَرَبُوْا	فِي	الْاَرْضِ	اَوْ	كَانُوْا	غُزًّى	لَّوْ	كَانُوْا	عِنْدَنَا	مَا	مَاتُوْا
چلتے	بیچ	زمین کے	یا	ہوئے	لڑنے والے	اگر	ہوتے	ہمارے پاس	نہ	مرتے

یا جہاد کو نکلیں (اور مارے جائیں) تو ان کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے

وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْيٖ											
وَ	مَا	قُتِلُوْا	لِيَجْعَلَ	اللّٰهُ	ذٰلِكَ	حَسْرَةً	فِيْ	قُلُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	يُحْيٖ
اور	نہ	قتل کیے جاتے	تاکہ کرے	اللہ	یہ	پچھتاوا	بیچ	ان کے دلوں کے	اور	اللہ	زندگی دیتا ہے

اور نہ مارے جاتے۔ ان باتوں سے مقصود یہ ہے کہ اللہ اُن لوگوں کے دلوں میں افسوس پیدا کر دے۔ اور زندگی

وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ											
وَ	يُمِيْتُ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ	وَ	لَئِنْ	قُتِلْتُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ
اور	مارتا ہے	اور اللہ	اس چیز کو کہ	تم کرتے ہو	دیکھنے والا ہے	اور	اگر	مارے جاؤ تم	بیچ	راہ	اللہ کے

اور موت تو اللہ ہی دیتا ہے۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے (۱۵۶) اور اگر تم اللہ کے رستے میں مارے جاؤ

اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿١٥٧﴾ وَلَئِنْ

اَوْ	مُتُّمْ	لَمَغْفِرَةٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	رَحْمَةٌ	خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْمَعُوْنَ	وَ	لَئِنْ
یا	مرجاؤتم	البتہ بخشش	طرف	اللہ کے سے	اور	رحمت	بہتر ہے	اس چیز سے کہ	جمع کرتے ہیں	اور	اگر

یا مرجاؤ تو جو (مال ومتاع) لوگ جمع کرتے ہیں اس سے اللہ کی بخشش اور رحمت کہیں بہتر ہے ﴿١٥٧﴾ اور اگر

مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

مُّتُّمْ	اَوْ	قُتِلْتُمْ	لَاِالَى	اللّٰهِ	تُحْشَرُوْنَ	فَبِمَا	رَحْمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ
مرجاؤتم	یا	مارے جاؤتم	البتہ طرف	اللہ کے	اکٹھے کیے جاؤ گے	پس ساتھ	رحمت کے	سے	اللہ کی

تم مرجاؤ یا مارے جاؤ اللہ کے حضور میں ضرور اکٹھے کیے جاؤ گے ﴿١٥٨﴾ (اے محمد ﷺ) اللہ کی مہربانی سے تمہاری

لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠

لِنْتَ	لَهُمْ	وَ	لَوْ	كُنْتَ	فَظًّا	غَلِيْظَ	الْقَلْبِ	لَانْفَضُّوْا	مِنْ	حَوْلِكَ
نرم ہوا تو	واسطے ان کے	اور	اگر	ہوتا تو	سخت خو	سخت	دل	البتہ بھاگ جاتے	سے	گرد تیرے

اُفتادِ مزاج اُن لوگوں کے لیے نرم واقع ہوئی ہے اور اگر تم بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا

فَاعْفُ	عَنْهُمْ	وَ	اسْتَغْفِرْ لَهُمْ	وَ	شَاوِرْهُمْ	فِي	الْاَمْرِ	فَاِذَا
پس معاف کر	ان سے	اور	بخشش مانگ واسطے ان کے	اور	مشورہ کر ان سے	بیچ	کام کے	پس جب

تو اُن کو معاف کر دو اور ان کے لیے (اللہ سے) مغفرت مانگو اور اپنے کاموں میں اُن سے مشورت لیا کرو۔ اور جب

عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٥٩﴾ اِنْ

عَزَمْتَ	فَتَوَكَّلْ	عَلَى	اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَوَكِّلِيْنَ	اِنْ
قصد کرے	پس بھروسہ کر	اوپر	اللہ کے	بے شک	اللہ	دوست رکھتا ہے	توکل کرنے والوں کو	اگر

(کسی کام کا) عزم مصمم کر لو تو اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بیشک اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے ﴿١٥٩﴾ اگر

يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ

يَّنْصُرْكُمُ	اللّٰهُ	فَلَا	غَالِبَ	لَكُمْ	وَاِنْ	يَّخْذُلْكُمْ	فَمَنْ	ذَا الَّذِيْ
مدد کرے تمہاری	اللہ	پس نہیں	غالب کوئی	واسطے تمہارے	اور اگر	چھوڑ دے تم کو	پس کون ہے	وہ جو

اللہ تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے

يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَمَا

يَنْصُرُكُمْ	مِّنْۢ بَعْدِهٖ	وَعَلَى	اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	مَا
مدد کرے تمہاری	پیچھے اس کے	اور اوپر	اللہ کے	پس چاہیے کہ توکل کریں	ایمان والے	اور	نہیں لائق

کہ تمہاری مدد کرے۔ اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں﴿١٦٠﴾ اور کبھی

كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ

كَانَ	لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّغُلَّ	وَ	مَنْ	يَّغْلُلْ	يَاْتِ	بِمَا	غَلَّ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	ثُمَّ
ہے	کسی نبی کو	یہ کہ	خیانت کرے	اور	جو کوئی	خیانت کریگا	لے آئیگا	اس چیز کو کہ	خیانت کی ہے	دن	قیامت کے	پھر

نہیں ہوسکتا کہ پیغمبر (اللہ) خیانت کریں۔ اور خیانت کرنے والوں کو قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز (اللہ کے روبرو) لاحاضر کرنی ہوگی۔ پھر

تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ

تُوَفّٰى	كُلُّ	نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ	هُمْ	لَا	يُظْلَمُوْنَ	اَفَمَنِ	اتَّبَعَ
پورا دیا جائیگا	ہر	جی کو	جو	کمایا ہے اس نے	اور	وہ	نہیں	ظلم کیے جائینگے	کیا پس جس نے	پیروی کی

ہر شخص کو اس کے اعمال کا پوراپورا بدلہ دیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی﴿١٦١﴾ بھلا جو شخص

رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ

رِضْوَانَ	اللّٰهِ	كَمَنْۢ	بَآءَ	بِسَخَطٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	مَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ
رضامندی	اللہ کی	ہوگا مانند اس شخص کے کہ	پھر آیا	ساتھ غصے کے	سے	اللہ	اور	جگہ اس کی	دوزخ ہے

اللہ کی خوشنودی کا تابع ہو وہ اس شخص کی طرح (مرتکب خیانت) ہوسکتا ہے جو اللہ کی ناخوشی میں گرفتار ہو اور جس کا ٹھکانا دوزخ ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ	هُمْ	دَرَجٰتٌ	عِنْدَ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ	بِمَا
اور	بری ہے	جگہ پھر جانے کی	یہ لوگ	درجوں پر ہیں	نزدیک	اللہ کے	اور اللہ	دیکھنے والا ہے	اس چیز کو کہ

اور وہ برا ٹھکانا ہے﴿١٦٢﴾ ان لوگوں کے اللہ کے ہاں (مختلف اور متفاوت) درجے ہیں اور اللہ اُن کے سب

يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

يَعْمَلُوْنَ	لَقَدْ	مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ	اِذْ	بَعَثَ	فِيْهِمْ	رَسُوْلًا
کرتے ہیں	البتہ تحقیق	احسان کیا	اللہ نے	اوپر	ایمان والوں کے	جس وقت	بھیجا	بیچ ان کے	پیغمبر

اعمال کو دیکھ رہا ہے﴿١٦٣﴾ اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

مِّنْ	اَنْفُسِهِمْ	يَتْلُوْا	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِهٖ	وَيُزَكِّيْهِمْ	وَ	يُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ
سے	آپس میں ان کے	پڑھتا ہے	اوپران کے	آیتیں اس کی	اور پاک کرتا ہے ان کو	اور	سکھاتا ہے ان کو	کتاب

ایک پیغمبر بھیجے جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سُناتے اوراُن کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (١٦٤) اَوَلَمَّآ

وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	اِنْ	كَانُوْا	مِنْ	قَبْلُ	لَفِيْ	ضَلٰلٍ	مُّبِيْنٍ	اَوَلَمَّآ
اور	حکمت	اور	تحقیق	تھے وہ	اس سے	پہلے	البتہ بیچ	گمراہی	ظاہر کے	کیا جس وقت

اوردانائی سکھاتے ہیں اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے (١٦٤) (بھلا یہ) کیا (بات ہے کہ) جب (اُحد کے دن کفار کے ہاتھ سے)

اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ

اَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَدْ	اَصَبْتُمْ	مِّثْلَيْهَا	قُلْتُمْ	اَنّٰى	هٰذَا	قُلْ	هُوَ
پہنچی تم کو	مصیبت	تحقیق	پہنچایا تھا تم نے	دو برابر اس کے	کہا تم نے	کہاں سے ہوا	یہ	کہہ	کہ وہ

تم پر مصیبت واقع ہوئی حالانکہ (جنگ بدر میں) اس سے دو چند مصیبت تمہارے ہاتھ سے اُن پر پڑ چکی ہے تو تم چلا اٹھے کہ (ہائے) آفت (ہم پر)

مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (١٦٥) وَمَآ

مِنْ	عِنْدِ	اَنْفُسِكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰي	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	وَ	مَآ
سے	نزدیک	جانوں تمہاری	بے شک	اللہ	اوپر	ہر	چیز کے	قادر ہے	اور	جو کچھ

کہاں سے آ پڑی۔ کہدو کہ یہ تمہاری ہی شامت اعمال ہے (کہ تم نے پیغمبر کے حکم کے خلاف کیا)۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے (١٦٥) اور جو مصیبت تم پر

اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ (١٦٦) ۙ

اَصَابَكُمْ	يَوْمَ	الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ	فَبِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَ	لِيَعْلَمَ	الْمُؤْمِنِيْنَ
پہنچا تم کو	اس دن کہ	ملیں	دو جماعتیں	پس ساتھ حکم	اللہ کے تھا	اور	تا کہ ظاہر کرے	ایمان والوں کو

دونوں جماعتوں کے مقابلے کے دن واقع ہوئی سو اللہ کے حکم سے (واقع ہوئی) اور (اس سے) یہ مقصود تھا کہ اللہ مومنوں کو اچھی طرح معلوم کرلے (١٦٦)

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ښ وَقِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَلِيَعْلَمَ	الَّذِيْنَ	نَافَقُوْا	وَقِيْلَ	لَھُمْ	تَعَالَوْا	قَاتِلُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ
اور تا کہ ظاہر کرے	ان لوگوں کو جو کہ	منافق ہوئے	اور کہا گیا	واسطے ان کے	آؤ	لڑو	بیچ	راہ	اللہ کے

اور منافقوں کو بھی معلوم کر لے اور (جب) اُن سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کے رستے میں جنگ کرو یا

اَوِادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ

اَوِ	ادْفَعُوْا	قَالُوْا	لَوْ	نَعْلَمُ	قِتَالًا	لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ	هُمْ	لِلْكُفْرِ	يَوْمَئِذٍ
یا	دفاع کرو	کہنے لگے	اگر	جانتے ہم	لڑائی	البتہ ساتھ چلتے تمہارے	یہ لوگ	طرف کفر کے	اس دن

(کافروں کے) حملوں کو روکو۔ تو کہنے لگے کہ اگر ہم کو لڑائی کی خبر ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ رہتے۔ یہ اُس دن

اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ

اَقْرَبُ	مِنْهُمْ	لِلْاِيْمَانِ	يَقُوْلُوْنَ	بِاَفْوَاهِهِمْ	مَّا	لَيْسَ	فِيْ
بہت نزدیک تھے	ان سے	طرف ایمان کی	کہتے ہیں	ساتھ اپنے مونہوں کے	جو کچھ کہ	نہیں	بیچ

ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے۔ منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو اُن کے دل میں نہیں

قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ

قُلُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَكْتُمُوْنَ	اَلَّذِيْنَ	قَالُوْا	لِاِخْوَانِهِمْ
ان کے دلوں کے	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	جو کچھ کہ	چھپاتے ہیں	جن لوگوں نے	کہا	واسطے اپنے بھائیوں کے

ہیں۔ اور جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ اُس سے خوب واقف ہے ﴿۱۶۷﴾ یہ خود تو (جنگ سے بچ کر) بیٹھ ہی رہے تھے مگر

وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ

وَ	قَعَدُوْا	لَوْ	اَطَاعُوْنَا	مَا	قُتِلُوْا	قُلْ	فَادْرَءُوْا	عَنْ	اَنْفُسِكُمُ
اور	آپ بیٹھ رہے	اگر	کہا مانتے ہمارا	نہ	مارے جاتے	کہہ	پس ہٹا دو تم	سے	جانوں اپنی

(جنہوں نے راہِ اللہ میں جانیں قربان کر دیں) اپنے (اُن) بھائیوں کے بارے میں بھی کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کہا مانتے تو قتل نہ ہوتے۔ کہہ دو کہ

الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	وَ
موت کو	اگر	ہو تم	سچے	اور

اگر سچے ہو تو اپنے اوپر سے موت کو ٹال دینا ﴿۱۶۸﴾

سبق کا خلاصہ:

آج کے سبق میں غزوۂ اُحد پر تبصرہ ہے۔ اور کچھ لوگ جو نیکیوں کے موقع پر پیچھے رہتے ہیں لیکن بعد میں حسرتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تقدیر اور تدبیر پر بات ہو گی۔ ایک اچھے لیڈر کی کیا خوبیاں ہیں۔

جو گھر میں ایک ماں بھی ہو سکتی ہے اور گھر سے باہر وہ لوگ جو اجتماعی مفادات کے لئے کام کرتے ہیں۔ اجتماعی مال کی خیانت پر بات ہو گی۔ نبی پاکؐ کے ایجنڈے پر بات ہو گی اور اُمّت کی اصلاح کے چار نکاتی پروگرام پر بات ہو گی۔ اللہ کے نبیؐ کا انسانیت پر سب سے بڑا احسان کیا ہے؟

شہداء کی فضیلت پر بات ہو گی کہ اللہ کتنے خوبصورت انداز میں اُن کا تذکرہ کرتے ہیں۔

اللہ کے فیصلوں کو قبول کر کے ہم کس طرح دُنیا اور آخرت میں خوشیاں پاتے ہیں بات تو ساری ایمان کی ہے۔

ہم نے دیکھا کہ کیسے غزوۂ اُحد کے موقع پر پہلے مسلمانوں کو فتح ملی اور پھر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

لیکن کفّار پورا غلبہ نہ پاسکے۔ آج ہم مزید تفصیل دیکھیں گے۔

آگے ہم سب کو پُکارا گیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ مومنو! ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کفر کرتے ہیں اور ان کے (مسلمان) بھائی جب (خدا کی راہ میں) سفر کریں (اور مر جائیں) یا جہاد کو نکلیں (اور مارے جائیں) تو ان کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ ان باتوں سے مقصود یہ ہے کہ خدا ان لوگوں کے دلوں میں افسوس پیدا کر دے اور زندگی اور موت تو خدا ہی دیتا ہے اور خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے

کافر و جیسے نہ بن جاؤ۔ یعنی رنگ ڈھنگ میں، قول و فعل میں، طور اطوار میں، رسوم و رواج میں۔ دین میں دنیا میں۔ ایمان والوں کو اسلام کے رنگ میں رنگنا چاہیئے۔ دوسروں کی نقل نہ کریں۔ یہ احساسِ کمتری کی علامت ہے۔ منافقین کی باتوں کا بھی تذکرہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی کیسے حوصلہ شکنی کر رہے تھے۔ جب مسلمان صرف اللہ کی طرف دیکھنے لگتے ہیں تو اللہ اُن کی مدد کرتا ہے۔ چاہے جنگ کا معاملہ ہو یا پھر عام زندگی کا۔

اللہ مسلمانوں کو کافروں سے الگ دیکھنا چاہتا ہے۔ حدیث کا خلاصہ ہے کہ؛

من تشبه بقومٍ فهو منهم: "جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہو گا". (سنن ابو داؤد، کتاب اللباس،)

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ آج کے مسلمان کو یہ بات سمجھ آ جائے۔ آمین

آج اگر ہم خود بھی یہ بات سیکھ لیں اور اپنے بچوں کو بھی یہ بات سِکھا دیں۔ انسان اُس جیسا بنتا جس سے پیار ہو یا جس سے مرعوب ہو۔ ہم اگر چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر والے مسلمان نظر آئیں تو اُن کے دلوں میں اللہ اور نبیؐ کی محبت جگائیں۔

"اور ان کے (مسلمان) بھائی جب (خدا کی راہ میں) سفر کریں (اور مر جائیں) یا جہاد کو نکلیں (اور مارے جائیں) تو ان کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے"

یعنی ایسا نہ کہیں۔ اور وہ یہ کیوں کہتے ہیں تا کہ حسرت کا سبب بنا دے۔ "ان باتوں سے مقصود یہ ہے کہ خدا ان لوگوں کے دلوں میں افسوس پیدا کر دے"

اللہ کو ایسی باتیں پسند نہیں۔ یعنی اصل مالک اللہ ہے۔

"اور زندگی اور موت تو خدا ہی دیتا ہے اور خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے"

یہاں انسانوں کے کچھ تبصروں کا ذِکر ہے۔ جب دل میں اللہ کی محبت ہو گی تو کفر سے نفرت ہو گی۔

ہم لوگوں کو عام طور پر تبصرے کرنے کی بہت عادت ہے۔ ٹی وی پر بھی تبصرے بہت معروف ہیں۔

بے تکے تبصرے کبھی قوموں کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ کچھ لوگ تو مسلمان ہوتے ہوئے بھی مسلمان اور اسلام کے خلاف تبصرے کرتے ہیں۔ منفی اور مایوسی کی باتیں کرتے ہیں۔ قوم میں اضطراب پیدا کرتے ہیں۔ قوم کو ہر وقت پریشان رکھتے ہیں۔

عام طور پر خاندان جب خوشی غمی پر اکٹھے ہوتے ہیں تو پھر اسی قسم کے بے تکے تبصرے کرتے ہیں۔

کچھ لوگ کن سوئی لیتے رہتے ہیں۔ کہ ہائے فلاں مارے گئے۔ ہمارے ساتھ ہوتے تو بچ رہتے۔

اللہ کے نبیؐ نے فرمایا؛فإن لو تفتح عمل الشيطان"

کاش کا لفظ شیطان کے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

کاش کو عربی میں 'لو' کہتے ہیں۔ یعنی اگر۔ کاش کا لفظ نہیں بولنا چاہیئے۔ فلاں جگہ شادی نہ ہوتی تو اچھا تھا۔ کاش فلاں چیز نہ کھاتے تو ٹھیک رہتے۔ کاش فلاں جگہ نہ جاتے۔ ہم کتنا عام یہ لفظ بولتے ہیں۔

کاش کہنے والا اللہ کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا۔

پہلے صلاح مشورے کریں اور استخارہ کریں۔

پھر جب قدم اُٹھالیں تو چاہے جو بھی نقصان ہو جائے کاش نہیں بولیں گے اور تبصرے نہیں کرینگے۔

پھر بس ہم نے یہی کہنا ہے کہ؛

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ۔ [ابو داؤد، الترمذی، النسائی، أحمد]

میں اللہ کو رب ماننے اور اسلام کو دین ماننے اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔

یعنی جب کوئی مصیبت پہنچے تو اللہ کے فیصلے پر راضی ہو جائے اور یہی کہے کہ میں تقدیر کے فیصلے پر راضی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مامن مسلم تصيبه مصيبة، فيقول ما امره الله انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجرنی فی مصيبتی واخلف لی خيرا منها، الا اخلف الله له خيرا منها ۔ صحیح مسلم: ۹۱۸

"جب مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے، پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق "اناللہ وانا الیہ راجعون" پڑھے اور یہ دعا کرے: "اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا" کہ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس مصیبت کے بعد مجھے خیر نصیب کر، تو اللہ رب العزت اسے اس سے بہتر اجر عطا کر دیتے ہیں۔"

کاش کہنا چھوڑ دیں۔ ہماری لوگوں کے ساتھ لڑائیاں آدھی ہو جائیں اگر ہم کاش اور اگر کہنا چھوڑ دیں۔

غُزًّى: غ ز ز۔ یعنی غازی۔ کسی غزوے میں جائے اور زندہ واپس آ جائے۔

لِإِخْوَانِهِمْ: اُن کے بھائی، یعنی ہم خیال بھائی۔ نیکی کے لئے نکلنا سعادت ہے اور نہ نکلنا محرومی ہے۔ کبھی گھبرا کر دین کا کام نہ چھوڑیں۔ لوگوں کو معاف کر دیں۔

ایک صدقہ مال کا ہوتا ہے اور ایک اللہ کی راہ میں نکل کر عزّت کا صدقہ دیتے ہیں۔ یعنی لوگوں کی باتیں سُننا پڑتی ہیں۔ لوگوں کی باتیں آپ کے دل پر اَثر نہ کریں۔ گفتگو انسان کے ذہن کی عکّاسی کرتی ہے۔ جو دِل میں ہوتا ہے زبان پر آجاتا ہے۔

اگر آپ دین کا کام کریں تو بحث نہ کریں اور صفائیاں پیش نہ کریں۔ آپ صرف کام کرتے رہیں۔ لگاتار اور مسلسل محنت کریں۔ مومن صرف اللہ کی خاطر کام کرتا ہے۔ لوگوں کی باتیں نہ کریں۔

Great minds discuss ideas, others discuss people.

صرف اللہ ہی زندگی اور موت دیتا ہے۔ ایک صحابیہ کے چار بھائی شہید ہو گئے۔ کسی کا باپ، بھائی اور بیٹا شہید ہو گیا۔ کوئی صحابیہؓ صرف اللہ کے نبیؐ کا پوچھتی رہیں کہ باقی سب شہید بھی ہو جائیں تو آپؐ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت ہیچ ہے۔

کسی کے گھر کی باتیں نہیں کرنی۔ اپنے دل اور زبان کی حفاظت کریں۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

اور اگر تم خدا کے رستے میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو جو (مال و متاع) لوگ جمع کرتے ہیں اس سے خدا کی بخشش اور رحمت کہیں بہتر ہے۔

یعنی موت تو آنی ہی ہے لیکن بستر پر مرنے سے بہتر ہے کہ اللہ کی راہ میں موت آئے۔ زندگی کو خوبصورت طریقے سے استعمال کریں۔

وَلَئِنۡ مُّتُّمۡ اَوۡ قُتِلۡتُمۡ لَاِ۟لَی اللّٰہِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

اور اگر تم مر جاؤ یا مارے جاؤ خدا کے حضور میں ضرور اکھٹے کئے جاؤ گے۔

یعنی پیش تو اللہ کے سامنے ہی ہونا ہے۔ موت کا سارا ڈر نکل جاتا ہے جب انسان اللہ سے محبت کرتا ہے اور اُس کے سامنے پیش ہونے سے نہیں ڈرتا۔ ایمان مفصل میں بھی ہم یہی کہتے ہیں کہ تقدیر کے اچھے اور بُرے فیصلے پر راضی ہوتے ہیں۔

تقدیر کے منکر کی سزا حسرت ہے۔ (اپنے بارے میں سوچیں)۔ جو اللہ کو منظور تھا وہ ہو گیا۔

ایک نابینا سے کسی نے کہا کہ بڑے نیک بنتے ہو کیا کبھی اللہ سے نظر نہیں مانگی۔ (ہمارا تو یہ خیال ہے کہ جیسے ہی ہم نیک ہوئے اللہ ہماری خواہش کو جھٹ سے پورا کر دے گا)۔ اُس نے جواب دیا۔

اللہ کی تقدیر مجھے اپنی آنکھوں سے زیادہ پیاری ہے۔

یعنی اللہ کا فیصلہ دل و جان سے عزیز رکھیں۔ اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس کریں کہ اللہ نے آپ کے لئے کچھ پسند کیا۔

صحابہ کرامؓ پر چالیس دِن تک کوئی آزمائش نہ آتی تو پریشان ہو جاتے کہ اللہ نے ہمیں تنہا چھوڑ دیا۔

ایک روایت کا خلاصہ ہے کہ بلاؤں اور مصیبتوں کی قدر تو اُس دِن آئے گی۔ جب موت آئے گی۔

ہم ہر وقت دُکھی رہتے ہیں۔ کہ ہماری فلاں خواہش پوری نہیں ہوئی۔ ہمیں وہ چیز نہیں ملی۔

حدیثؐ ہے کہ قیامت کے دِن جب لوگ بیماروں کو اَجر ملتا دیکھیں گے تو حسرت کرینگے کہ کاش دُنیا میں اُن کے جسم قینچیوں سے کاٹے جاتے۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ کے ہر فیصلے پر راضی ہو جائیں۔ بندے کی مرضی رَبّ جیسی ہو جائے۔

یعنی رَبّ سے پکّی، سچّی اور گہری دوستی ہو جائے۔ کہ میرا رَبّ میرے ساتھ کچھ بُرا نہیں کر سکتا۔

ہم اپنے بچّوں اور بہن بھائی کی بات بھی تو برداشت کریں تو اللہ کے فیصلے سے بھی خوش رہیں۔

مومن ہر وقت خوش رہتا ہے۔ اللہ سے دُکھ سُکھ کرتا ہے۔ اللہ سے رازو نیاز کرتا ہے۔ لوگوں سے نہیں کہتا پھرتا۔ عیسیٰؑ روزے سے ہوتے تھے تو ہونٹوں پر تیل لگا کر باہر نکلتے کہ لوگوں کو پتا نہ چلے۔

اللہ کے پاس روئیں بھی تو باہر نکل کر خوش رہیں۔ مومن کا اسٹینڈرڈ بہت بلند ہوتا ہے۔

ہمیں تو آگے کے اندیشے اور پیچھے کے غم ہی لگے رہتے ہیں۔ اللہ کی رحمت مانگا کریں۔

مومن میں نرمی اور خوبصورتی ہوتی ہے۔ شکوے شکایت نہیں کرتے۔

کیا ہمیں شکوے کرنے والے بچے یا دوست اچھے لگتے ہیں؟ جو ہر حال میں روتے ہی رہتے ہیں۔

ہمیں ہر حال میں خوش رہنے والے لوگ اچھے لگتے ہیں۔ اپنی ذات سے باہر نکلیں۔ اپنے معاملات اللہ کے سُپرد کریں۔ اللہ کے راستے میں نکلیں۔ دین کی خدمت کریں۔

اپنا جائزہ لیں! ہر حال میں اللہ کا شُکر ادا کریں۔ دوسروں کی باتیں نہیں کرینگے۔